تکفیر معین کا حکم اور کسی موحد کو کافر کہنا

سوال: ہمیں اس بارے میں فتوی چاہیے کہ قیام حجت کا کیا معنی ہے ؟

جواب: ہم اس شخص کو کافر نہیں کہہ سکتے جو ہمیں کافر کہتا ہے چاہے وہ یہ بات تاویل کر کے کہتا ہو یا بغیر تاویل کے علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ اگر اس نے یہ بات تاویلاً کہی ہو تو پھر اسے کافر نہیں کہا جائے گا ابن حجر ہیثمیؒ نے شافعی مسلک کے علماء کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایسے شخص کو کافر کہا ہے اگرچہ وہ تاویل نہ کرتا ہو۔متولی سے منقول ہے وہ کہتا ہے اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو بغیر تاویل کے کافر کہے تو وہ شخص کافر قرار دیا جائے گا۔علماء کی ایک جماعت نے بھی اس کی تائید کی ہے انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو کافر کہے تو وہ قول ان میں سے ایک پر واپس لوٹ آتا ہے۔اگر کوئی شخص کسی مسلم کو کافر کہے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا ۔اس لیے کہ اس نے اسلام کو کفر کہا ہے بعض لوگوں نے اس وجہ کا تعقب کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ اس لفظ کے کہنے سے یہ مراد نہیں لیا جاتا بلکہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ گویا وہ کہہ رہا ہے کہ تم دین اسلام پر ہی نہیں ہو جو کہ حق دین ہے تم کافر ہو تمہارا دین اسلام کے علاوہ کوئی اور ہے او رمیں دین اسلام پر ہوں یہی مفہوم ومراد صحیح ہے اس لیے کہ کسی کو کافر کہنا اسلام کا انکار نہیں ہوتا بلکہ اس شخص سے اسلام کی نفی مقصود ہوتی ہے۔لہذا اس قول کی بنا پر اسے کافر نہیں کہا جاتا البتہ اس بدترین بات کی وجہ سے تعزیری سزا د ی جائے گی جو مناسب ہو گی۔اسی طرح کسی کو فاسق کہنے کا مسئلہ ہے کہ عبادت کو فسق نہیں کہا گیا بلکہ شخص کے عمل کو فسق کہا گیا ہے۔مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ کے قول کا بھی یہی مطلب بنتا ہے اس حدیث کے ضمن میں وہ لکھتے ہیں۔یہ وہ مسئلہ ہے جسے علماء نے مشکل مسائل میں شمار کیا ہے اہل حق کا مسلک یہ ہے کہ مسلمان معصیات کی وجہ سے کافر نہیں ہو جاتا جیسے کہ قتل ،زنا یا کسی مسلمان کو کافر کہنا جب کہ وہ دین اسلام کے باطل ہونے کا عقیدہ نہ رکھتا ہو پھر انہوں نے اس حدیث کی مندرجہ ذیل تاویلات ذکر کی ہیں۔

❶ حدیث کا معنی ہے کہ کوئی شخص کسی مسلم کو کافر کہے اور اس کہنے کو وہ جائز وحلال سمجھتا ہو۔لوٹ آنے کا مطلب ہے وہ کلمہ اور لفظ لوٹ آتا ہے۔حَارَ ، بَاءَ ، رَجَعَ ، سب کا معنی ایک لوٹنا ہے۔

❷ اس پر لوٹ آنے والی بات یہ ہے کہ اس نے اپنے مسلمان بھائی کی شان میں کمی کی ہے اورکافر کہنے کا جو گناہ ہے وہ اس پر لوٹ آتا ہے۔

❸ یہ حدیث خوارج کے بارے میں ہے جو مؤمنوں کو کافرکہتے تھے۔یہی قول قاضی عیاض رحمہ اللہنے امام مالک رحمہ اللہسے نقل کیا ہے مگر یہ ضعیف ہے۔

❹ معنی یہ ہے کہ اس بات کا انجام کفر ہے اس لیے کہ گناہوں کی کثرت کفر تک پہنچادیتی ہے زیادہ گناہ کرنے والے کے کفر میں مبتلا ہونے کا ہر وقت اندیشہ رہتا ہے جیساکہ ابن عوانہ رحمہ اللہنے اپنے مستخرج میں روایت کیا ہے کہ اگر وہ شخص ایسا (یعنی کافر)نہ ہوا تو یہ کہنے والا کفر کے ساتھ لوٹ آئے گا۔

❺ اپنے کفر کے ساتھ لوٹنے کا معنی یہ نہیں ہے کہ وہ حقیقت میں کافر ہوگیا بلکہ اس کا کفر یہی ہے کہ چونکہ اس نے اپنے مسلمان بھائی کوکافر کہا ہے گویاخود کوکافر کہا ہے۔ابن دقیق العید رحمہ اللہکہتےہیں رسول صلی اللہعلیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو کافرکہا جو کافرنہیں تھا تو یہ بات اس پر لوٹ آئے گی یہ ان لوگوں کے لئے بہت بڑی وعید ہے جوکسی مسلمان کوکافر قراردیتے ہیں حالانکہ وہ کافرنہیں ہوتا یہ تکفیر ایک ایسی الجھن ہے جس میں بہت سے علماء الجھ گئے ہیں عقائد میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور ایک دوسرے کو کافر کہا ہے۔

استاد ابواسحاق اسفرائینی رحمہ اللہسے منقول ہے کہتے ہیں۔میں صرف اس شخص کو کافرکہتا ہوں جو مجھے کافرکہے کبھی کبھی یہ مسئلہ بعض لوگوں پرمخفی رہتا ہے تو وہ اسے غلط جگہ استعمال کرلیتے ہیں (یعنی اس حدیث کا صحیح مفہوم سمجھ نہیں پاتے) مزید فرماتے ہیں۔یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کافرکہنے والا یاکہے جانے والادونوں میں سے کسی ایک پر یہ قول صادق آئے گا ابواسحاق رحمہ اللہ کے قول کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاویل کرنے والے اورنہ کرنے والے میں کوئی فرق نہیں ہے۔امام مالک رحمہ اللہنے کہا ہے کہ یہ حدیث خوارج کے بارے میں ہے جو مؤمنوں کو کافرکہتے تھے امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کو دیگر علماء مالکیہ ودیگر نے بھی اختیارکیا ہے اس لیے کہ خوارج نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہعنہم کوکافر اور ان کاقتل جائز قراردیا ان کے اموال کو حلال قراردیا جبکہ وہ اپنے اس قول کو اللہکے قرب کا ذریعہ سمجھتے تھے مگر ان کی یہ تاویل ان کے لئے عذر نہیں بن سکی البتہ بہت سے فقہاء ان خوارج کو کافر نہیں

سمجھتے اس لیے کہ وہ اپنے قول کی تاویل کرتے ہیں کہ اگر کسی نے معصوموں کا قتل جائز قرار دیا اور ان کے اموال کو لوٹا بغیر شبہ اور تاویل کے تو وہ کافر شمار ہوگا۔اگر اس نے تاویل کی بناپر اس کو حلال سمجھا تو وہ کافرنہیں ہوگاجیساکہ خوارج تھے۔

دوسرامسئلہ : شخص معین کی تکفیر اور اس کے قتل کا جواز اس بات پر موقوف ہے کہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حجت پہنچ چکی ہو جس کی مخالفت پر کسی کو کافر کہا جاتاہے۔اس سے مراد وہ شخص ہے جس کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو۔عقیل رحمہ اللہ نے اپنے ہم مسلک علماء سے نقل کیا ہے کہ اسے سزانہیں دی جائے گی کہتے ہیں کہ جس آدمی کو دعوت نہیں پہنچی اور اس نے اچھا عمل کیا تو اس کے گناہ اللہ معاف کرے گا اس کی دلیل مسلم کی وہ روایت ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس امت میں کوئی یہودی یا نصرانی میری آمد کے بارے میں سنے اور پھر میری شریعت پر ایمان نہ لائے تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا۔مسلم کی شرح میں ہے کہ اس حدیث میں یہود ونصار ی کی تخصیص ہے اس لیے کہ ان کے پاس کتا ب ہے۔اس طرح اس حدیث کے مفہوم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جسے اسلام کی دعوت نہیں پہنچی اس کا یہ عذر قبول ہے یہی اصول ہے شریعت پہنچنے سے پہلے حکم نہیں لگایا جاتا۔قاضی ابویعلٰی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔کہ اللہ کا فرمان ہے۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔(الاسراء:١٥)

ہم اس وقت تک عذاب نہیں کرتے جب تک رسول نہ بھیج دیں"۔

فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عقلی طور پرپہنچاننا واجب نہیں ہے بلکہ شریعت کے ذریعے سے جاننا ہے یعنی رسولوں کی بعثت کے ذریعے سے اور اگر کوئی انسان شریعت پہنچنے سے پہلے مرجائے تو اس کے جہنمی ہونے کا قطعی حکم نہیں لگایاجائے گا۔جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پہنچ گئی تو اس پر حجت قائم ہوگئی اب اس کا جہل کاکوئی عذر قبول نہ ہوگا کہ وہ اللہ،ملائکہ ،رسولوں کتابوں آخرت پر ایمان نہ لائے اللہ نے بہت سے کافروں کے عدم علم اوریہود ونصاری کی جہالت کا ذکر کیا ہے مگر سب ان کے کفر پر متفق ہیں۔ابن حامد رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ جس کودعوت نہیں پہنچی اسے بھی سزا ملے گی اس لیے کہ اللہ کافرمان ہے۔

اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَكَ سُدًی ۔(القیامۃ:۳۶)

’’کیا انسان کا خیال ہے کہ اسے بے کار چھوڑدیا جائے گا؟‘‘۔

توحید سے جاہل آدمی کا عذر قبول نہیں

عبداللہ بن عبدالرحمن ابابطین رحمہ اللہ کہتے ہیں۔کہ دین کے اصولوں میں شک کرنا کفر ہے شک کا مطلب ہے کہ کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق یا تکذیب کا یقینی فیصلہ نہ کرسکے بلکہ تردد میں رہے اسی طرح قیامت میں اٹھائے جانے یا قیامت قائم ہونے میں شک کرے یا نماز کے وجوب یا عدم وجوب میں سے کسی کا عقیدہ نہ رکھتا ہوتو یہ سب باتفاق علماء کفر ہے ایسے میں اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کی آیات ودلائل کو سمجھ نہیں سکا ہوں تو یہ عذر قابل قبول نہیں ہوگا جب دلائل پہنچ جائیں تو پھر نہ سمجھنے کا عذر نہیں بن سکتا اللہ نے کافروں کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ دلائل کو سمجھ نہ سکے تھے۔

اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ یَّفۡقَهُوۡهُ وَفِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ۔(الکھف:۵۷)

’’ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ اسے سمجھ سکیں اور ان کے دلوں میں ڈاٹ ہے‘‘۔

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۔(الاعراف:۳۰)

’’ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ہدایت پر ہیں‘‘۔

اللہ نے یہ واضح کردیا ہے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں سکے ہیں مگر یہ ان کے لئے عذر نہیں بن سکتا بلکہ قرآن کی صراحت کی ہے کہ اس طرح کے بھی کافر تھے۔

قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا O اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُهُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَهُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا O اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَزۡنًا (الکھف:۱۰۳-۱۰۵)

’’کہہ دو کیا میں تم کو ان لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو اعمال کے لحاظ سے خسارے میں ہیں جن کی کوشش رائیگاں گئی دنیاوی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر کام کررہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں

نے اپنے رب کی آیات کے ساتھ اور اس کی ملاقات کے ساتھ کفر کیا ہے ان کے اعمال برباد گئے لہٰذا ہم قیامت میں ان کے اعمال کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے''۔

شیخ ابوموفق الدین ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ہر مجتہد ہر وقت صحیح مسئلہ استنباط نہیں کرسکتا جاحظ کاقول ہے کہ اسلام کا مخالف شخص اگر غوروفکر کے بعد حق کا ادراک نہ کرسکے تو اس کا عذر قبول ہے وہ گناہ گار نہیں ہے۔ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جاحظ کا یہ قول صحیح نہیں ہے بلکہ اللہ کے ساتھ کفر ہے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رد ہے اس لیے کہ ہم جانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود ونصاریٰ کو اپنے اتباع کی دعوت دی اور اپنے دین پر مصر رہنے کی بناپر ان کی مذمت کی بلکہ ان سب سے جنگ کی۔ہم جانتے ہیں کہ اسلام مخالف اسلام سے عناد رکھنے والے ایسی باتیں کرتے ہیں ان کی اکثریت اپنے باپ دادا کی تقلید پر قائم ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور معجزہ کو سمجھا نہیں۔

قرآن میں بہت سی آیات ہیں جو ہماری اس بات پر دلیل بن سکتی ہیں۔

جیساکہ مذکور ہے۔

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ۔(ص:۲۷)

'' یہ کافروں کا خیال ہے کافروں کے لئے جہنم کا ویل ہے''۔

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ۔(حٰم السجدۃ:۲۳)

'' یہ تم نے اپنے رب کے بارے میں بدگمانی کی تمہیں ناکام کیا تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگئے''۔

اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ۔(جاثیۃ:۲۴)

''یہ صرف گمان ہی کرتے ہیں''۔

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ۔(مجادلۃ:۱۸)

''وہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر قائم ہیں''۔

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ۔(اعراف:۳۰)

''وہ سمجھتے ہیں کہ ہدایت پر ہیں''۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔(الکہف:۱۰۳-۱۰۴)

''ان کی کوششیں دنیا میں ناکام ہوگئیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا عمل کررہے ہیں''۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔(الکھف:۱۰۵)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور ملاقات کا کفر کیا تو ان کے اعمال برباد ہوگئے ہم قیامت میں ان کے لئے وزن قائم نہیں کریں گے''۔

خلاصہ یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور اتنی مذمت کی گئی ہے کہ جس کا شمار مشکل ہے قرآن وسنت میں بہت سے دلائل اس پر موجود ہیں ابن قدامہ رحمہ اللہ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ اگرہم صرف اس شخص کو کافر کہیں جو دلائل کو جانتا سمجھتا ہواور عناد کی وجہ سے نہ مانتا ہوتو اس طرح ہم بہت سے یہود ونصاری کو مسلمان قرار دے دیں گے جبکہ یہ بات باطل ہے۔شیخ تقی ا لدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں تکفیر اور قتل حجت پہنچنے پر موقوف ہے ؟ان کے قول کا مقصد یہ ہے کہ تکفیر اور قتل حجت کے سمجھنے پر موقوف نہیں ہے حجت سمجھنا اورشیٔ ہے اور حجت پہنچنا دیگراگر تکفیر اور قتل حجت سمجھنے پر موقوف ہو تو پھر ہم صرف اس شخص کوکافر کہہ سکیں گے جس کے بارے میں ہمیں علم ہوکہ وہ عناد رکھتا ہے۔مصنف کے کلام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حجت سمجھنا ایسی چیز ہے جو بہت سے لوگوں پر مخفی رہتی ہے اور یہ بات توحید اور رسالت کے منافی بھی نہیں جیساکہ اللہ کی بعض صفات سے ناواقفیت وغیرہ جو امور توحید اور سالت پر ایمان کے منافی ہیں۔ان کی صراحت اللہ نے کئی مقامات پرکردی ہے۔اور جوکفریہ امور ہیں ان کے مرتکبین سے توبہ کروائی جائے ورنہ قتل کیاجائے گا لاعلمی اورجہالت ان کے لئے عذر نہیں بن سکتی حالانکہ ہم جانتے ہیں۔کہ وہ ان امور میں جہا لت کی وجہ سے مبتلا ہوئے ہیں وہ ان امور کی حقیقت سے باخبر نہیں ہیں اگرانہیں معلوم ہوجائے کہ یہ کفریہ کام ہیں اسلام سے خارج کردینے والے امور ہیں تووہ کبھی یہ کام نہ کریں۔اس طرح کی باتیں اور فتوے شیخ رحمہ اللہ کی کتب میں بہت زیادہ ہیں جیساکہ ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔جس نے بھی کسی نبی یا ولی

کے بارے میں اتنا غلو کیا کہ اس میں الوہیت کا کوئی شائبہ نظرآیا مثلاً اللہ کو چھوڑ کر اسے پکارا کسی سے بخشش ،مدد،رحم وغیرہ مانگی یا کسی پر توکل کیا وغیرہ یا ایسا غلو کیا کہ اس میں الوہیت کی کوئی صفت کا شائبہ آیا جو کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں تو یہ سب شرک ہے گمراہی ہے اس کے مرتکب سے توبہ کرائی جائے گی اگر توبہ نہ کی تو قتل کردیاجائے گافرماتے ہیں جس نے اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلے بنائے انہیں پکارا ان پر توکل کیا ان سے دعائیں مانگیں تویہ شخص بالاتفاق کافر ہے۔نیز فرماتے ہیں جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ عیسائیوں سے ان کی عبادت گاہوں میں ملنا ان سے ملاقات کرنا اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے تو ایسا شخص مرتد ہے اگرچہ وہ اس عقیدے کی حرمت سے واقف نہ ہوتواسے بتادیا جائے گا اگر پھر بھی مصر رہا تو وہ مرتد ہوجائے گا۔فرماتے ہیں جس نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو یاکسی ایک کو گالی دی یا اس گالی کے ساتھ ساتھ اس نے علی رضی اللہ عنہ کو نبی یا معبود مانا یا یہ کہا کہ جبریل سے (وحی دینے میں) غلطی ہوئی ہے توایسے شخص کے کفر میں شک نہیں ہے۔جو شخص اس کو کافر کہنے میں توقف کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔مزید فرماتے ہیں جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم مرتد ہوگئے تھے سوائے چند کے یا صحابہ رضی اللہ عنہم کو فاسق کہے تو یہ شخص یقینی کافر ہے ایسے شخص کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔شیخ رحمہ اللہ نے توایسے لوگوں کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافرکہا ہے حالانکہ شک کرنے والابے خبر ہوتا ہے مگر اس کی بے خبری عذر نہیں بن سکتی۔شیخ رحمہ اللہ ایک موقعہ پرفرماتے ہیں اس وجہ سے علماء کہتے ہیں کہ جس نے تکبر کی بناپر نافرمانی کی وہ کافرہے ابلیس کی طرح ایسے شخص کے کفر پر اتفاق ہے اور جو شخص شبہے کی وجہ سے نافرمانی کرے تو اہل سنت کے نزدیک وہ کافرنہیں ہے۔جس نے حرام کو حلال سمجھ کر ان کا ارتکاب کیا وہ بالاتفاق کافر ہے حرام کو حلال سمجھنے کا مطلب ہے حرام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ حلال ہے یہ عقیدہ دوطرح سے رکھاجاتا ہے یاتو یہ سمجھاجاتا ہے کہ اسے اللہ نے حرام قرارنہیں دیا کبھی یہ عقیدہ نہیں رکھاجاتا۔دراصل یہ عقیدہ ایمان بالربوبیت میں خلل آنے کی وجہ سے رکھاجاتا ہے یا رسالت پر ایمان میں خلل کی وجہ سے یہ خالص انکار کی صورت ہے۔کبھی عقیدہ تو یہ رکھتا ہے کہ اللہ نے اسے حرام قراردیا ہے مگر اس حرمت کاالتزام نہیں کرتا اس حکم سے عناد رکھتا ہے تو یہ پہلے والے سے بھی شدید کفر ہے۔

اس بارے میں شیخ رحمہ اللہ کے بہت اقوال ہیں انہوں نے تکفیر صرف معاند کے ساتھ خاص نہیں کیا ہے قطع نظر اس بات سے کہ اکثر لوگ جاہل ہوتے ہیں انہیں اپنے کفریہ اعمال واقوال کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہوتا مگر ان معاملات میں جہل وعدم علم عذر نہیں بن سکتا اس لیے کہ ان اقوال وافعال میں سے کچھ توحید کے منافی ہوتے ہیں جبکہ توحید پر کاربند رہنا سب سے بڑی ذمہ داری ہے کچھ اعمال واقوال رسالت کے منافی ومعارض ہوتے ہیں یا کتاب وسنت کے ان نصوص کو رد کرنے والے اقوال یا اعمال ہوتے ہیں جن نصوص پر علماء سلف کا اجماع ہوچکا ہے۔سلف نے ایسے اقوال کی بناپر کچھ لوگوں کو کافر قراردیا ہے جو اقوال ان کی جہالت کی وجہ سے تھے وہ معاندین نہیں تھے۔اس لیے فقہاء نے کہا ہے جس نے پانچ نمازوں میں سے کسی ایک کے وجوب کا انکارکیا یا روٹی کی حلت یا شراب کی حرمت کا انکارکیا یاان میں شک کیا یہ شخص کافر ہوگااس لیے کہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے کوئی بے خبر نہیں رہ سکتا اگر توحید کے علاوہ کوئی شرعی حکم ایسا ہوکہ جس سے کچھ لوگ بے خبر رہ سکتے ہیں تو پھر اس کی مخالفت کرنے والے کو اس حکم کے بارے میں بتلایا جائے گا اس کے بعد بھی اگر وہ مصر رہتاہے تو کافر قرار دیا جائے گااور قتل جائے گا۔فقہاء نے ارتداد وتکفیر کا حکم معاند کے ساتھ خاص نہیں کیا ہے انہوں نے مرتد کے حکم میں بہت سے اقوال وافعال کا ذکر کیا ہے جن کی وجہ سے کوئی شخص مرتد ہوجاتا ہے مگر کہیں بھی عناد کی قید نہیں لگائی ہے۔

شیخ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں نے شراب کو حلال سمجھا جیسے قدامہ وغیرہ نے ان کا خیال یہ تھا کہ ایمان لانے والے اور عمل صالح کرنے والے کے لئے شراب حلال ہے انہوں نے آیت سے یہی مطلب سمجھا تھا۔

جس میں اللہ نے فرمایا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔(المائدۃ:۹۳)

’’جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان پر گناہ نہیں ہے کہ انہوں شراب چکھ لی جب کہ وہ متقی ،ایماندار اور عمل صالح کرنے والے ہیں‘‘۔

علماء صحابہ عمروعلی رضی اللہ عنہما وغیرہ کا متفقہ قول ہے کہ ان سے توبہ کروائی جائے گی اگر یہ شراب کی حلت پر مصررہے تو انہیں کافر کہا جائے گا اور اگر شراب پینے کا اعتراف کرلیا تو انہیں کوڑے مارے جائیں گے۔انہیں شراب حلال سمجھنے کی وجہ سے ابتداءً ا کافر نہیں کہا گیا اس لیے کہ شبہ موجود تھا جب تک ان کے سامنے مسئلہ کی وضاحت نہ کرلی جائے اس کے بعد بھی اگر وہ اپنی بات پر اصرار کرتے تو انہیں کافر کہا جاتا۔شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لئے یہ شریعت نہیں بنائی ہے کہ وہ زندہ یا مردہ نبی وغیرہ کو مدد،فریاد،مصیبت میں پکاریں ،جس طرح کہ یہ مشروع قرار نہیں دیا کہ امت کسی مردہ کے لئے سجدہ کرے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو منع کیاہے یہ سب کام شرکیہ ہیں جنہیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قراردیا ہے مگر امت کے متأخرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ان امور میں مبتلاہوگئے ہیں جب تک ان کونبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے بارے میں نہ بتایاجائے اس وقت تک ان کو کافر قرار دینا ممکن نہیں ہے۔شیخ رحمہ اللہ کا یہ قول قابل توجہ ہے کہ جب تک ان لوگوں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے آگاہ نہ کیا جائے اس وقت تک انہیں کافرنہیں کہا جاسکتا۔شیخ رحمہ اللہ نے یہ نہیں کہا کہ جب تک ان کاعناد ثابت نہ ہوجائے تو کافر نہیں کہا جائے گا بلکہ صرف شریعت کی پہچان ومعلومات پہچاناکافی ہے۔لوگوں میں جب اسلام سے خارج کردینے والے اورکفریہ افعال واقوال زیادہ ہوگئے ہیں تو اس پر تبصرہ کرتے ہوئے۔شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔یہ اقوال وافعال تو بہت زیادہ ہیں خاص کر موجودہ دور میں اوران ممالک میں کہ جہاں جہالت کفر اور نفاق کا غلبہ ہے۔ان لوگوں کی جہالت کذب ،کفر نفاق اورگمراہی اتنی زیادہ ہے۔کہ اس کا شمار ممکن نہیں۔اگر اس طرح کی باتیں کسی شخص کے خفیہ اقوال میں ہوں توہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس کی غلطی ہے یہ شخص گمراہ ہے۔اس پر وہ حجت قائم نہیں ہوئی جس کی بناپر اسے کافر کہا جائے۔لیکن یہی کام یا اقوال بعض لوگوں کے ایسے ظاہرافعال میں بھی پائے جاتے ہیں۔جن کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ یہ دین اسلام کے افعال میں سے ہیں یہاں تک کہ یہود ونصاری تک کو معلوم ہے۔کہ یہ کام اسلام کے ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی کام دنیا میں لائے ہیں مثلاً ایک اللہ کی عبادت کا حکم شرک سے منع کرنا ملائکہ ،انبیاء وغیرہ میں سے کسی کی عبادت نہ کرنا ان امور کی مخالفت کرنے والے کو کافر کہا جائے گا۔اس لیے کہ یہ واضح شعائر اسلام ہیں شریعت کے واضح احکام میں سے یہ بھی

ہے۔کہ یہود ونصاری اور مشرکین سے دشمنی رکھی جائے فحش اقوال وافعال ،شراب،سود،جواحرام ہیں۔اس کے باوجود بھی بہت سے لوگ ان حرام امور کا ارتکاب کرتے ہیں اور مرتد ہوجاتے ہیں۔اگر چہ وہ توبہ کریں دوبارہ لوٹ آئیں۔

شیخ رحمہ اللہ نے ظاہری امور اور خفیہ اقوال میں فرق کیا ہے خفیہ اقوال اگرچہ کفر ہیں مگر خفیہ اقوال میں یہ ممکن ہوتا ہے کہ شاید کہنے والا غلطی کررہا ہواسے معلوم نہ ہواس پر حجت قائم نہ ہو سکی ہو مگر ظاہری امور جن کا شریعت ہوناہر خاص وعام یہاں تک کہ غیرمسلموں کو بھی معلوم ہے۔ان کی مخالفت کرنے میں عذر نہیں بن سکتا ان کی مخالفت کرنے والے کوکافر کہا جائے گا۔

شیخ رحمہ اللہ کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ امور خفیہ وظاہرہ میں فرق ہے۔ظاہری امور کی مخالفت پر مطلقاً کفر کا حکم لگایا جائے گا مگر خفیہ امور پر جن میں عدم علم کا عذربن سکتا ہے۔جیساکہ جہمیہ کو مخاطب کرتے ہوئے شیخ نے کہا تھاکہ تم میرے نزدیک کافر نہیں ہو اس لیے کہ تم جاہل ہواس جملے میں ''میرے نزدیک'' سے معلوم ہوتا ہے کہ جہمیہ صرف شیخ کے خیال میں کافرنہیں ہیں یہ اتفاقی مسئلہ نہیں ہے۔شریعت کے جو امور ظاہر ہیں ان کی مخالفت اگرکوئی مسلمان جہالت کی بناپر کرتا ہے تو اسے پہلے معلومات فراہم کی جائیں گی اس کے بعد اگر وہ مصر رہتا ہے تو کافر قرار دیا جائے گا ظاہر امور سے مراد ہے۔حرام کو حلال سمجھنا یا شرکیہ قول وفعل ،مسئلہ مذکورہ میں ایک اور اختلاف بھی ہے مگر صحیح بات یہ ہے۔کہ وہ مجتھد جو خلق قرآن کے عقیدے کی دعوت دیتا ہویا اللہ کی رویت کی نفی کرتا ہو یا رافضی مذہب کی دعوت دیتا ہوتو وہ مجتھدد کافر کہلائے گا جب کہ یہی عمل کرنے والا اگر مجتھد کے بجائے مقلد ہے۔تو وہ فاسق قرار دیاجائے گا۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ہر وہ بدعت جس کی طرف دعوت دینے والے کو ہم کافر قرار دیتے ہیں ان میں تقلید کرنے والوں کو فاسق کہتے ہیں مثلاً خلقِ قرآن یا اللہ کے علم کو مخلوق کہنے والی بدعت یا اللہ کے اسماء کو مخلوق کہنا یااللہ کی رویت کا (آخرت میں)انکاریا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینا یا یہ کہنا کہ ایمان صرف عقیدے کانام ہے۔وغیرہ اگر کوئی شخص ان بدعات سے واقف ہو پھر بھی ان کی طرف دعوت دیتا ہوان کے لیے مناظرے کرتا ہوتو اس پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔دیگر علماء کے نزدیک عدم علم کے باوجود ایسے لوگ کافر ہیں جبکہ شیخ رحمہ اللہ کے خیال میں صرف فاسق ہیں کافرنہیں ہیں۔ابن قیم رحمہ

اللہ فرماتے ہیں اعتقادی فسق اہل بدعت کی طرح ہے۔جو کہ اللہ وآخرت پر ایمان لاتے ہیں۔اللہ کے حرام کردہ کو حرام کہتے ہیں اللہ کے فرض کردہ کو فرض سمجھتے ہیں مگر بہت سی ایسی باتوں کی نفی کرتے ہیں۔جنہیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کیا ہے۔یہ کام یا تو جہالت کی وجہ سے کرتے ہیں یا تاویل یا تقلید کی بنا پر اس طرح بہت سی ایسی چیزیں ثابت کرتے ہیں۔جن کا ثبوت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا مثال کے طور پر خوارج روافض اور قدریہ معتزلہ اور بہت سے جہمیہ میں سے کچھ لوگ غلو کرنے والے ہیں وہ ان مذکورہ میں شامل ہیں۔یہ بھی غلو کرنے والے روافض کی طرح ہیں ان دونوں فرقوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اسی لیے سلف کی ایک جماعت نے ان کو ۷۲ فرقوں سے نکالا ہے وہ کہتے ہیں۔کہ ان کا ملت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جو شخص اپنی خیر خواہی چاہتا ہے۔اسے چاہیے کہ وہ اس مسئلہ تکفیر میں اس وقت گفتگو کرے جب اس کے پاس اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دلائل ہوں صرف اپنی سوچ ،فکر اور سمجھ کی بنا پر کسی کو اسلام سے خارج نہ کرے اس لیے کہ کسی کو اسلا م میں داخل کرنا یا خارج کرنا دین کے بہت بڑے امور میں سے ہے۔ہم نے دیگر اہم مسائل کی طرح اس مسئلہ پر بھی سیر حاصل بحث کرلی ہے۔بلکہ دیگر مسائل سے اس کی اہمیت بہت زیا دہ ہے لہٰذا ہم پر لازم ہے۔کہ ہم اتباع کریں ابتداع نہ کریں جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔''اتباع کرو ابتداع مت کرو یہی تمہارے لئے کافی ہے''۔جس مسئلے سے متعلق علماء میں اختلاف ہو کہ وہ کفر ہے یا نہیں تو احتیاط کا تقاضا ہے کہ توقف کیا جائے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح نص موجود نہ ہو شیطان نے بہت سے لوگوں کو بہکا دیا ہے۔جس کی وجہ سے انہوں نے ایسے لوگوں کو مسلمان قرار دیا ہے۔جن کے کفر پر کتاب وسنت اور اجماع کے دلائل ہیں۔اور ایسے لوگوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔جن کے مسلمان ہونے پر قرآن سنت اور اجماع کے دلائل موجود ہیں۔حیرت وتعجب کی بات یہ ہے کہ جب ان لوگوں میں سے کسی سے طہارت،بیع وغیرہ کا مسئلہ پوچھا جاتا ہے۔تو یہ اپنی عقل سمجھ وصوابدید پر فتوی نہیں دیتا بلکہ علماء کے اقوال تلاش کرتا ہے۔اور ان کے مطابق فتوی یا جواب دیتا ہے۔مگر تکفیر جیسے اہم ترین مسئلے میں صرف اپنی عقل سمجھ اور صوابدید پر فتوی دیتا ہے؟شیخ رحمہ اللہ کے فتاوی میں سے اس مسئلے کے بارے میں فتوی یہ ہے۔کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں سے کسی کا ارتکاب کرے جو کافر بنا دینے والی ہیں تو اس شخص کو کافر کہا جائے گا؟کہتے

ہیں۔کہ کتاب وسنت اوراجماع علماء سے جو ثابت ہے وہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو کافرکہا جائے گا کفریہ امورہیں۔شرک ،غیر اللہ کی عبادت وغیرہ جس نے ان میں سے کسی فعل کا ارتکاب کیا یا اسے بہتر سمجھا تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔جس شخص سے بھی ان امور میں سے کسی ایک کا ارتکاب ثابت ہوا تو اس کا نام لے کرکافر کہنے میں کوئی حرج نہیں ہم کہہ سکتے ہیں۔کہ فلاں شخص فلاں عمل کی وجہ سے کافرہوگیا ہے۔

فقہاء نے حکم المرتد میں بہت سی ایسی اشیاء کا تذکرہ کیا ہے جن کے ارتکاب سے کوئی مسلمان کافرہوجاتا ہے۔باب کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ کافرہوااس کے لئے حکم یہ ہے۔کہ اس سے توبہ کروائی جائے گی اگرتوبہ نہ کی توقتل کردیاجائے گااورتوبہ معین شخص سے کروائی جاتی ہے۔ایک بدعتی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے سامنے کہا کہ قرآن مخلوق ہے۔توامام شافعی رحمہ اللہ نے کہا تم نے اللہ کے ساتھ کفر کرلیا۔تکفیر معین سے متعلق علماء کے اقوال بہت زیادہ ہیں کفر کی بڑی قسم شرک ہے۔غیر اللہ کی عبادت یہ باتفاق علماء اسلام کفر ہے اس کے مرتکب کی تکفیر میں کوئی مانع نہیں ہے۔جیساکہ زانی کو زانی ،سود خور کو سود خور کہہ سکتے ہیں اسی طرح غیر اللہ کی عبادت کرنے والے کو کافر کہہ سکتے ہیں۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے اور ہر قسم کی گمراہی سے محفوظ رکھے ۔وصلی اللہ علی محمد وصحبہ وسلم۔

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن ابابطین رحمہ اللہ